بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ: ۱۷ جون ۲۰۱۲

حضرت ایوب احمدیت پر بُہتان کی منجانب اللہ بریت

اور

مکذبین ومعاندینِ مُرسل کے انجام سے متعلق سنّت اللہ

جیسا کہ سیرت ایوب احمدیت حصہ اول میں بیان کیا جا چکا ہے کہ ۱۹۸۲ء میں انتخاب خلافت رابعہ کے موقعہ پر جو مفسدہ ہوا اُسکی تمام تر ذمہ داری انجمن کے عہدیداروں اور خود خلیفہ ثالث پر عائد ہوتی ہے کیونکہ انہوں نے قواعد انتخاب خلافت میں مناسب درستیاں نہ کی تھیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اِس خلاف ورزی کی طرف توجہ دلائی چاہی تھی لیکن نظامی حضرات نے قصداً اپنے جُرم کو چھپانے کیلئے برعکس حقیقت آپ پر بہتان لگا کر اپنی تنظیموں کے ذریعے سے مشہور کروایا کہ نعوذ باللہ وہ اپنے لئے خلافت کے خواہشمند تھے حالانکہ معاملہ برعکس تھا اور خود انہوں نے شرعی دستور کی عمداً خلاف ورزی کی اور یوں خلافت رابعہ کا انتخاب کیا انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت مصلح موعود نے اِس قسم کے غلط طریق انتخاب سے اجتناب کے بارے میں پہلے ہی جماعت کو تنبیہ کر دی تھی چنانچہ آپکے مندرجہ ذیل دو فرمودات اِس بارے میں معاملہ فہمی کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

اول:۔ آپ نے ۱۹۵۷ء میں مجلس مشاورت کا پاس کردہ ریزولیوشن دستور انتخاب خلافت کے بارے میں منظور کیا اور مزید یوں تبصرہ فرمایا: ’’مگر میں یہ کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کے بعض حصے ایسے ہیں جن پر آئندہ زمانوں میں دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن بہرحال جب تک کوئی دوسرا ریزولیوشن پاس نہ ہوگا اس وقت تک یہ ریزولیوشن قائم رہے گا جیسا کہ خود اس ریزولیوشن میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ آئندہ خلافت کے انتخاب کیلئے یہی قانون جاری رہیگا سوائے اس کے کہ خلیفہء وقت کی منظوری سے شوریٰ میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے۔ اور شوریٰ کے مشورہ کے بعد خلیفہء وقت کوئی اور تجویز منظور کرے۔ پس یہ ریزولیوشن دوبارہ بھی مزید غور کے لیے پیش ہوسکتا ہے اور آئندہ پیدا ہونے والی مشکلات کو دُور کیا جاسکتا ہے۔

مجھے خود اس میں بعض ایسی باتیں نظر آتی ہیں جن میں بعد میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوگی مثلاً کچھ عرصہ کے بعد رفقاء نہیں رہیں گے۔ پھر ہمیں یہ کرنا پڑے گا کہ انتخاب کی مجلس میں تابعی لیے جائیں یا وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۱۴ء سے پہلے بیعت کی ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ قانون بنانا پڑے گا کہ وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۴۰ء سے پہلے بیعت کی ہے پھر کچھ عرصہ بعد یہ قانون بنانا پڑے گا کہ وہ لوگ لیے جائیں جنہوں نے ۱۹۵۶ء سے پہلے بیعت کی ہوئی ہے۔ بہرحال یہ درستیاں حالات کے بدلنے کے ساتھ ہوتی رہیں گی اور بار بار مجلس شوریٰ کے سامنے آتا رہے گا‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۸۔ ص ۱۷۵۔۱۷۶)

دوم:۔ آپ نے فرمایا: ’’جس طرح ہر چیز اپنے موسم میں پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح نبوت اور خلافت بھی اپنے وقت پر پیدا ہو جاتی ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے کہ ایک چیز کی اشد ضرورت محسوس کی جائے۔ اس کا موسم آجائے لوگ اس کے لئے بے تاب ہوں لیکن اپنی طرف سے وہ چیز عطا نہ کرے۔ بلکہ حقیقت یہی ہے کہ جس طرح دوسری چیزیں اپنے اپنے موسم میں پیدا ہوتی ہیں اسی طرح نبوت اور خلافت بھی اپنے اپنے وقت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کر دی جاتی ہیں تا ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے بندے اس کی قرب کی راہوں پر چلیں اور ان تمام باتوں سے بچیں جو کہ اُس سے دور لے جاتی ہیں۔ اور خلافت قوم میں چلتی چلی جاتی ہے جب تک قوم درست رہتی ہے لیکن جب قوم کے افراد میں غداری اور دغا بازی کی روح پیدا ہو جاتی ہے تو خلافت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے یہ نعمت چھین لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ قوم کی حالت کو دیکھ کر خلیفہ مقرر کرتا ہے۔

اگر قوم کے حالات درست ہوں تو خلافت دے دیتا ہے اگر درست نہ ہوں تو یہ انعام واپس لے لیتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ شرعی مسئلہ ہے اور یہ ایک لحاظ سے ہے بھی لیکن اسی حد تک کہ بندے اُس کو خلیفہ مقرر کریں۔ مگر خلافت کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اُس کو خلیفہ بناتا ہے اور ایک یہ ہے کہ بندے اس کا انتخاب کرتے ہیں۔ جہاں تک بندوں کے انتخاب کا سوال ہے وہ ہو جائے گا لیکن جو حصہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بندے خلیفہ چننے کے لئے ان قوانین کی پابندی کریں گے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں تو وہ خلافت کامیاب ہوگی لیکن اگر نہیں کریں گے تو اگرچہ وہ خلیفہ تو بنا لیں گے لیکن کامیاب نہیں ہونگے۔ یا پھر اس خلیفہ کی حیثیت عیسائیوں کے پوپ کی طرح ہو جائے گی جس سے قوم کوئی حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکے گی۔ مگر باوجود اس کے ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔
دنیا ان باتوں کو ہمیشہ بھول جاتی ہے حالانکہ یہ بات ہمیشہ اور بار بار ہوتی ہے۔ یہی چیزیں ہماری جماعت میں ہوتی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی''۔

(انوار العلوم جلد ۱۸ ص ۲۴۵۔۲۴۶)

نہائت بدقسمتی کی بات ہے کہ باوجود انذار بالا جو کہ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت میں بیان کیا، نظام جماعت نے دستور شریعت کی ۱۹۸۲ء میں کُھلم کُھلا خلاف ورزی کی اور اسطرح جماعت میں عیسائیوں کے پوپ کی مثل خلیفہ رابع کا انتخاب عمل میں آیا۔ ہوا یوں کہ ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت کی سفارش پر ایک **مجلس انتخاب خلیفہ** کی منظوری دی تھی جسکی تشکیل یوں تھی جیسا کہ تاریخ احمدیت جلد ۱۸ ص ۱۶۹۔ ۱۹۹ میں تفصیل سے درج ہے۔

	تعداد	فیصد قریباً
۱۔ ناظران وکلاء انجمن واُمراء	۷۷	۲۰%
۲۔ رفقاء حضرت مسیح موعودؑ	۱۸۸	۵۷%
۳۔سب سے بڑے صاحبزادگان رفقاء	۲۶	
۴۔ مبلغین جنہوں نے کم از کم بیرون ملک ایک سال کام کیا	۸۵	۲۳%

اس مجلس نے حسب قواعد ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفہ ثالث کا انتخاب کیا تھا۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس دستور کی منظوری دیتے وقت مستقل ہدائت دی تھی کہ چونکہ رفقاء اور اُنکے بڑے بیٹے وقت گذرنے کے ساتھ فوت ہوتے جائیں گے اسلئے اُن کی جگہ پُر کرنے کیلئے متواتر وقفوں سے جماعت کے وہ بزرگ حضرات جنہوں نے علی الترتیب ۱۹۱۴ء تک اور پھر ۱۹۴۰ء تک اور پھر ۱۹۵۶ء تک بیعت کی ہوگی فوت شدہ رفقاء اور اُنکے صاحبزادگان کی جگہ ممبر مجلس انتخاب میں شامل کیئے جاتے رہینگے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جو ۱۹۶۶ء میں پہلی مشاورت ہوئی اس میں یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ اس دستور میں مناسب درستیاں کریں گے مگر اپنے دور خلافت میں ایسا نہ کیا اور اسطرح انہوں نے اور انجمن نے دستور انتخاب خلافت کی خلاف ورزی کی۔

۱۹۸۲ء میں جب خلیفہ رابع کے انتخاب کا وقت آیا تو حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو انتخاب سے قبل معلوم ہوا کہ مجلس انتخاب میں حسب ہدائت حضرت مصلح موعودؓ درستیاں نہیں کی گئیں ہیں اور جو ممبران انتخاب کریں گے اُن میں فوت شدہ رفقاء کرام اور فوت شدہ صاحبزادگان رفقاء کی جگہ پُر کرنے کی خاطر جماعت کے افراد کو درج نہیں کیا گیا اور زیادہ تر ناظران، وکلاء، امراء اور مبلغین جو سب مل کر اصل مجلس انتخاب کا قریباً ۴۳ فیصد بنتے تھے اور رفقاء کرام اور صاحبزادگان جو کہ ابتدائی مجلس انتخاب میں قریباً ۵۷ فیصد تھے بوجہ وفات شدہ ہونے کے شامل نہ ہوں گے اور محض چند رفقاء کرام اور اُنکے چند صاحبزادے موجود ہوں گے تو انہوں نے نظام والوں کو اسطرف توجہ دلانے کیلئے آواز اٹھائی تو انکی بات کو اہمیت نہ دی گئی اور خلاف دستور دھوکہ اور دغا بازی سے انتخابی کارروائی کرلی۔
مزید نظام والوں نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب پر برعکس حقیقت بہتان لگا کر یہ مشہور کردیا کہ وہ اپنے لئے خلافت کے خواہش مند تھے اس طرح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

دستورِ انتخاب خلافت کی خلاف ورزی کیئے جانے کے بعد جماعت میں بقول حضرت مصلح موعودؓ پہلے خلیفہ مثل عیسائیوں کے پوپ کے ظہور پذیر ہوئے۔ اُنہوں نے بھی اپنے 21 1/2 سالہ دور میں درکار درستیاں نہیں کیں۔ اُنکے بعد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جو موجودہ خلیفہ مثل عیسائیوں کے پوپ کے اس وقت سربراہ جماعت ہیں اُن کا انتخاب بھی خلیفہ رابع کی طرح قواعد کی خلاف ورزی کر کے ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اب نظام والوں کے ہاتھوں سے ہی اصل قواعد کی اشاعت کروا کے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب پر مشہور کردہ بہتان سے بریت فرمادی فلحمد للہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''یہ کبھی نہیں ہوتا کہ مومن پر جھوٹا الزام لگایا جاوے اور وہ بری نہ کیا جاوے خصوصاً مصلح اور مامور''

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۳ ص ۴۳۴۔۴۳۵)

گذشتہ تیس سال سے عیسائیوں کی مثل پوپ خلیفے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور برکت سے محروم ہو کر جماعت کو چلا رہے ہیں اور مومنین جماعت کو اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ خلیفہ کے انتخاب سے محروم کر رکھا ہے۔

خاکسار محمود ثانی گذشتہ چند سالوں سے مسلسل مقتدر حضرات نظام اور احباب جماعت کو اصلاح احوال اور شریعت کی حرمت کے قیام کی طرف توجہ دلا رہا ہے مگر ان حضرات نے خاطر خواہ توجہ نہیں دی بلکہ کذب بیانی، گستاخیوں، بداعمالیوں اور بے اعتدالیوں پر بہ ضد قائم ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے اختیار کردہ فاسقانہ طریق پر آگے بڑھتے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت سے محفوظ رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز ایسا نہیں ہوگا۔ بالآخر باطل بھاگ جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ **''مواخذہ دعوت اور اتمام حجت کے بعد شروع ہوتا ہے''**۔ (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ ص ۲۵۰)

بفضل اللہ تعالیٰ اور اُسکی عطا کردہ توفیق سے اکناف عالم میں جماعت کے کثیر افراد کو اصل تعلیم خود حضور مسیح موعود کے اپنے بیان کردہ الفاظ میں پہنچادی گئی ہے کہ وہ ناصر مسیح موعود حضرت ایوب احمدیت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد پر ایمان لائیں اور اُنکی تکذیب نہ کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضور کی مدد کیلئے آسمان سے پندرہویں صدی کے آغاز میں نازل فرمایا تا افراد جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں اور اُس کی ناراضگی اور عذاب سے بچیں۔ سیدنا حضور مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ''سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آتا ہے اور اسکی تکذیب کی جاتی ہے اور طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے تعلق نہیں پھر رفتہ رفتہ آئمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں اور سب سے آخر بڑے بڑے شریروں کا وقت آتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔

انانأتی الارض ننقُصُھا مِن اطرافھا (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ ص ۱۶۶)

مزید حضور نے فرمایا:

''ہمیشہ اسی طرح پر سنت اللہ ہے کہ جب کوئی فیصلہ زمین پر نہیں ہو سکتا تو اُس مقدمہ کو جو اُس کے کسی رسول کی نسبت ہوتا ہے خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور آپ فیصلہ کرتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۲۔ ص ۱۸۸)

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی اور غضب کے اظہار کیلئے پاکستان اور کچھ دیگر ممالک میں بھی مختلف مقامات پر دشمنانِ جماعت کو بطور سزا اُن پر مسلط کر دیا ہے اور دن بدن اُسکا قہر بڑھ رہا ہے اور اُس کا منشاء ہے کہ جماعت کے افراد اور نظامی عہدیدار کذب بیانی، بغاوت، تکبر، نخوت اور فسق و فجور کو ترک کر کے تقویٰ اختیار کریں۔ اُس کی اور اُسکے مرسل کی اطاعت اختیار کریں اور عاجزی سے اپنے گناہوں اور قصوروں کا اعتراف کریں۔ حق کو قبول کریں اور واپس صراط مستقیم پر گامزن ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا چاہیں تا اللہ تعالیٰ بخشش اور مغفرت فرماتے ہوئے رجوع برحمت ہو۔ آمین۔ محض للہ اور مخلصانہ ہمدردی کے ساتھ یہ یاددہانی ہے۔ وما علینا الا البلاغ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ چوہدری غلام احمد، محمود ثانی